نزدیک یہ عین تہذیب اور ذریعہ ترقی ہے اور اگر زانی کو سنگسار کیا جائے تو وہ وحشیانہ سزا، اور رجعت پسندی ہے۔ چور کسی کی محنت کی کمائی اور جمع پونجی لے جائے، تو لٹنے والا خاموش ہو رہے کیونکہ یہ تہذیب حاضر کی ترقی ہے اور اگر اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے تو یہ قانونِ اسلام کی وحشت! ہم اپنے برادرانِ اسلام سے التجا کرتے ہیں کہ وہ کم از کم اپنی حد تک اپنی زندگی پر اسلام کو حکمران کریں۔ سیکولر حکمران کبھی اسلام کا قانونِ رحمت نافذ نہ کریں گے۔ تہذیب مغرب نے ان کی سوچ کے سانچے بدل دیئے ہیں۔ اگر سب لوگ اپنی انفرادی زندگیوں کو اسلام کے قالب میں ڈھال لیں تو پورے ملک میں اسلام خود بخود نافذ ہو جائے گا۔ لیکن ہمیں کہنے کی اجازت دیجئے کہ عوام بھی، تہذیب غرب کے ہی دل دادہ ہیں تو پھر ان کی بگڑی کون بنائے؟

شیطانی چکر

جدید معاشیات کی بنیاد سود اور استحصال پر ہے۔ ڈالر مہنگا تھا تو گرانی بڑھتی تھی۔ حادثاتی طور پر سستا ہو گیا تو مہنگائی پھر بھی بڑھ رہی ہے۔ یہ شیطانی چکر سود اور بینکنگ کا شاخسانہ ہے جس میں مہاجن اور بینک پلتا اور صارف مرتا ہے۔ یہود و ہنود نے بذریعہ سود و بنوک عالمی معیشت کا ٹینٹوا دبا رکھا ہے۔ ہماری نادان وزارتِ خزانہ نے ڈالر اور دیگر غیر ملکی کرنسی کو فارن کرنسی اکاؤنٹس میں رکھنے کی اجازت دے رکھی ہے جو سراسر خسارے کا سودا ہے۔ انڈیا میں ڈالر یا دیگر غیر ملکی کرنسی رکھنا جرم ہے۔ اسی طرح کوئی بھی بھارتی باشندہ غیر ملکی شہریت نہیں لے سکتا۔ مگر ہمارے ہاں یہ اجازت بھی عام ہے۔ ارزانی کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ حکومت سب سے بڑی صارف ہے۔ اس کی عیاشی اور فضول خرچی ہی گرانی کی واحد وجہ ہے لیکن عوام بھی اسراف کے میدان میں کچھ پیچھے نہیں ہیں۔

اسلام مسرفین اور مترفین کو شیطان کا بھائی اور سوسائٹی میں بگاڑ اور فساد کا باعث کہتا ہے اور ہمارے عوام سینہ تان کر اسراف کے تمغے سجائے پھرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر حکومت اور اس کے وزراء اور اعلیٰ سرکاری حکام پٹرول کا استعمال نصف کر دیں تو معیشت کے سارے دلدر دور ہو سکتے ہیں۔ اللہ جانے وزیر بنتے ہی، اس کی جان کو کیا سرخاب کے پر لگ جاتے ہیں کہ اس کی سکیورٹی پر پولیس مامور ہو جاتی ہے مگر کوئی نہیں سمجھتا کہ اندرا گاندھی اور سلمان تاثیر کو ان کی سکیورٹی والوں نے ہی مار ڈالا۔ لاہور یئے وزیر کل تک گوالمنڈی کی فوڈ سٹریٹ میں گول گپے کھاتے تھے اور انہیں کوئی خطرہ نہ تھا۔ مگر وزیر بنتے ہی ان کے آگے پیچھے پُلس ہی پُلس